اداریہ

گزشتہ سہ ماہی میں ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کو دو سانحوں سے پالا پڑا۔ پہلے مولانا محمد اسحاق بھٹی چندروزہ علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ وہ ایک راست گو اور مرنجان مرنج سکالر تھے جو اپنی شخصیت، کردار اور نگارشات کے حوالے سے علمائے سلف کی یاد دلاتے تھے۔ تین عشروں سے زیادہ عرصہ تک مولانا ادارہ سے متعلق رہے۔ ان کا بیشتر علمی و ذہنی کام اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ چالیس کے لگ بھگ تصانیف و تراجم اس روشن خیال سکالر، مؤرخ اور خاکہ نگار کی یاد دلاتے رہیں گے۔ اِن میں سے اکثر کتب ادارہ ثقافتِ اسلامیہ نے شائع کی ہیں۔ ایک شاعر نے اُن کو یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے:

وہ سیل نور علم تھا، کبھی کا جو اتر گیا
اندھیری رات رہ گئی وہ ساتھ لئے سحر گیا

المعارف کے زیرِ نظر شمارے میں مولانا محمد اسحاق بھٹی کی یاد میں حکیم راحت نسیم سوہدروی صاحب کا ایک مضمون 'اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے' شامل کیا گیا ہے۔

دوسرا سانحہ انتظار حسین صاحب کی وفات ہے۔ وہ ہمارے عہد میں اردو زبان کے ممتاز ترین ادیب تھے۔ انہوں نے افسانے، ناول اور ڈرامے لکھے اور کم و بیش زندگی بھر ادبی و ثقافتی کالم بھی اردو اور انگریزی زبانوں میں لکھتے رہے۔ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ سے بھی اُن کا

قریبی تعلق رہا۔ وہ ادارہ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے رکن تھے۔ اس حیثیت سے ادارہ اُن کی بصیرت انگیز رہنمائی سے فائدہ اُٹھاتا رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں واجب الاحترام صاحبان کو جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔

اس سال فروری کے آخری ہفتے میں ادارہ نے، حسبِ سابق، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم یادگاری خطبے کا اہتمام کیا، یہ خطبہ معروف دانش ور اور مدبر ڈاکٹر مبشر حسن صاحب نے 'کائنات کی یکجہتی' کے موضوع پر دیا۔ 'المعارف' کے آئندہ شمارے میں اس کو شامل کیا جائے گا۔

یہاں یہ وضاحت غیر ضروری نہ ہوگی کہ یادگاری خطبات کا یہ سالانہ سلسلہ گزشتہ تین دھائیوں سے جاری ہے اور ملک کی کئی ممتاز علمی شخصیات یہ خطبہ دے چکی ہیں۔ ادارہ نے 2015ء تک کے خطبات کا ایک مجموعہ 'خطبات بیاد خلیفہ عبدالحکیم' کے عنوان سے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کی شخصیت اور افکار پر مختلف صاحبان علم و دانش کی تحریروں کا ایک مجموعہ 'نذرِ حکیم' کے عنوان سے ادارہ نے شائع کیا ہے۔ ادارہ نے یہ کام صرف اپنے بانی ڈائریکٹر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے نہیں کیا بلکہ اس کا محرک یہ بھی ہے کہ انتہا پسندی کے جنون کو روکنے کے لیے ہم کو ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کی اعتدال پسندی کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔